⊙ کاشف عمران
پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ اردو، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان
⊙⊙ ڈاکٹر روبینہ ترین
پروفیسر (ریٹائرڈ)، شعبہ اُردو، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان

عبدالحمید عدم: ایک مطالعہ

Abstract:

Syed Abdul Hameed Adam (1910-1981) was one of the famous Urdu ghazal poets. Adam hailed from Gujranwala and was brought up in Lahore. He was a student of 9th class when his father Syed Haider Ali died of overdrinking. After passing matriculation examination, Adam started his job in military accounts as a clerk and at the same time he started composing his poetry. Poetry of Adam covers many topics but womanly beauty and wine are his favourite areas. Adam successfully promoted Urdu ghazal in the times when popularity of Urdu poem was on a rise. Adam's health deteriorated rapidly towards the end of his life because of excessive drinking. This article is an attempt to show some salient features of Adam's poetry and share some important information about his life. This article concludes that Abdul Hameed Adam was an important poet in the tradition of Urdu ghazal and his contributions as a poet are valuable.

Keywords:

Adam Hameed Drinking Ghazal Poetry Wine Poet

سید عبدالحمید عدمؔ (۱۰/اپریل ۱۹۱۰ء۔۱۰/مارچ ۱۹۸۱ء) کا شمار بیسویں صدی کے مقبول اُردو شعرا میں ہوتا ہے[۱]۔عدم کے خاندان میں فوجی نوکری کرنے کا رواج تھا تاہم اس کے والد سید حیدر علی نے کاروبار کو نوکری پر ترجیح دی۔عدم ابھی میٹرک کا طالب علم تھا کہ اس کے والد کا کثرتِ شراب نوشی کی وجہ سے انتقال ہو گیا۔عدمؔ نے میٹرک کے بعد ملٹری اکاونٹس میں کلرک کے طور پر ملازمت اختیار کی اور مختلف محکمانہ امتحانات پاس کرنے کے بعد عدمؔ نے بہت تیزی کے

ساتھ کامیابی کے زینے طے کر لیے (۲)۔عدم کا شعری سفر نوکری کے ساتھ ساتھ جاری رہا۔شروع میں عدم کا رجحان نظم کی طرف زیادہ تھا لیکن بعد میں غزل نے اپنی جانب کھینچ لیا۔ پہلا مجموعہ ۱۹۳۰ء کے لگ بھگ شائع ہوا اور پھر یہ طویل سلسلہ جاری رہا۔عدم کے کل ۸۴ شعری مجموعے شائع ہوئے (۳)۔ ڈاکٹر خواجہ زکریا اور ڈاکٹر ثمینہ محبوب نے دو الگ الگ کلیاتِ عدم ترتیب دیے ہیں (۴)۔عدم کی شاعری میں بہت سے موضوعات پائے جاتے ہیں مگر اس کے پسندیدہ موضوعات میں سرِفہرست شباب وشراب ہیں جن کا بارہا تذکرہ کیا گیا ہے اور اس کے کئی پہلو ہیں مثلاً اپنے دل کی اداسی یا مایوسی کو شاعر نے یوں بیان کیا ہے کہ شیشۂ دل کی شکست ایسا حادثہ ہے جس کے بعد زندگی کے تمام تر شراب خانے کا چہرہ اتر جاتا ہے:

کیا حادثہ ہے شیشۂ دل کی شکست بھی
میخانۂ حیات کا چہرہ اتر گیا (۵)

جامِ شراب عدم کے لیے فکرِ دوراں سے فرار کا ذریعہ ہے۔شاعر زمانے کی رفتار سے گھبرا کر میکدے میں پناہ ڈھونڈتا ہے:

اُٹھا ساغرِ مے نہ کر فکرِ دوراں
زمانہ ہے ، چلتا چلاتا رہے گا (۶)

ساغر کی یہ طلب اگرچہ بہت اہم ہے لیکن عدم ساقی سے یہ توقع رکھتا ہے کہ ساقی اپنی ساقی گری کا لحاظ رکھتے ہوئے خود پیاسوں کو سیراب کرے،عدم مانگ کر جام پینے کا قائل نہیں ہوتا:

ہم مانگ کے پینے پہ رضا مند نہیں تھا
ساقی کو پلانے سے تو انکار نہیں تھا (۷)

شرابیوں کو چاندنی راتوں میں مے نوشی کرنا بہت مرغوب ہوتا ہے لیکن لوازم مے والے اشعار میں بھی عدم نے حسن کو ساتھ ساتھ رکھا ہے،شعر دیکھیے:

جی چاہتا ہے چاندنی راتوں کی یاد میں
منہ چوم لوں بہار کی کالی گھٹاوں کا (۸)

اس شعر کو پڑھ کر یہ گمان ہوتا ہے کہ جیسے شاعر بہار کی کالی گھٹائیں کہہ کر اس سے مراد محبوب کی کالی گھنی زلفیں لے رہا ہو۔ عدم نے حسن کا ذکر بڑے والہانہ انداز میں کیا ہے اور اس کے کلام میں شباب وشراب آپس میں گھل مل گئے ہیں اور کئی اشعار میں یہاں تک محسوس ہوتا ہے جیسے عدم کے لیے حسن میں نشہ اور نشے میں جوانی اور حسن کا ظہور ہے:

کہتے ہیں عمرِ رفتہ کبھی لوٹتی
جا میکدے سے میری جوانی اٹھا کے لا (۹)

☆

ہر میکدے سے ایک عقیدت تھی اے عدم
ہر مہ جبیں سے آنکھ ملاتا چلا گیا (۱۰)

☆

تری نگاہ نے تھوڑی سی روشنی کردی
ورنہ عرصۂ کونین میں اندھیرا تھا (۱۱)

☆

یہ کائنات اور اتنی شراب آلود
کسی نے اپنا خمارِ نظر بکھیرا تھا (۱۲)

☆

وہ چیز جس سے عدم میکدہ عبادت ہے
وہ چشمِ یار ہے یا دورِ جام ہے میرا (۱۳)

اس سے بھی ایک قدم آگے بڑھ کر عدم حسن کی باقاعدہ پوجا کرتا دکھائی دیتا ہے کہیں اسے لگتا ہے کہ اس کے ساقی کا سینہ دھڑک جائے تو اسی کو قیامت کہا جائے گا۔ کبھی تجلی طور کا راز اس طرح فاش کرتا ہے کہ میرے محبوب کا آنچل ڈھلک گیا ہو گا:

حشر کا دن تو دور تھا ساقی
تیرا سینہ دھڑک گیا ہو گا (۱۴)

☆

برق کیا طور پر گری ہو گی
تیرا آنچل ڈھلک گیا ہو گا (۱۵)

اسی طرح عدم کے نزدیک کوثر و تسنیم کے بارے میں جو کہانیاں سنائی جاتی ہیں ان کی حقیقت اس سے زیادہ نہ ہو گی کہ عدؔم کے کسی ہم مشرب کا ساغر چھلک گیا ہو گا:

ساقی حدیثِ کوثر و تسنیم سب غلط
ساغر چھلک گیا تھا کسی میگسار کا (۱۶)

عدم کے نزدیک زندگی میں نشہ و کیف و سرور کشید کرنے کے دو ہی ذرائع ہیں یا تو ساقی کی مست انکھڑیوں کو یاد کیا جائے یا پھر میخانے کا طواف کیا جائے:

آہ وہ دورِ زندگی ساقی
جب ترا فیض والہانہ تھا (۱۷)

☆

یا تری انکھڑیوں کی باتیں تھیں
یا طوافِ شراب خانہ تھا (۱۸)

محبوب کا ''دھڑکتا ہوا شباب'' نہ صرف عدم کو زہر کھا لینے پر مجبور کرتا ہے بلکہ دیوتاؤں کے دل بھی دھڑک اٹھتے ہیں:

میں میکدے کی راہ سے ہو کر نکل گیا

ورنہ سفر حیات کا کافی طویل تھا (۱۹)

☆

ساقی سیاہ خانۂ ہستی میں دیکھنا
روشن چراغ کس نے سرِ شام کر دیا (۲۰)

☆

زندگی دے رہے ہو آنکھوں سے
کیا سلیقہ ہے بھیک دینے کا (۲۱)

☆

وہ پہلے ہی تصویر سے کم نہ تھے
مگر اب تو عہدِ شباب آگیا (۲۲)

ڈاکٹر ثمینہ محبوب عدم کے بارے میں رقم طراز ہیں:

''وہ بادہ و ساغر کی باتیں کرتے کرتے ان راجدھانیوں تک پہنچتا دکھائی دیتا ہے کہ جہاں سرمستی و سرشاری کے علاوہ عقل و شعور کی حکمرانی بھی ضروری ہے

مری جوانی کے گرم لمحوں پہ ڈال دے گیسوؤں کا سایہ
یہ دوپہر کچھ تو معتدل ہو، تمام ماحول جل رہا ہے'' (۲۳)

جب کہ کاظم جعفری نے عدم کی شاعری کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

''عدم کی شاعری عام فہم، بیان سیدھا سادہ اور الفاظ عام ہوتے تھے، اس لیے ان کی بات دل پر اثر کرتی تھی، ادبی اصطلاح میں ایسی شاعری کو سہلِ ممتنع کہا جاتا ہے۔'' (۲۴)

مثلاً

رند ہوں میرا احترام کرو
حسن والو اُٹھو سلام کرو (۲۵)

☆

اس درندوں کے جہاں میں ترکِ مے نوشی عدم
سوچ لو کیا حال ہو گا ہوش میں آنے کے بعد (۲۶)

عدؔم کا یہ دوسرا شعر کافی شہرت کا حامل ہے اور جوازِ مے پر لکھے گئے بڑے اشعار میں شمار ہوتا ہے۔ صادق قمر نے اپنے مضمون میں عدم کا تقابل عمر خیام سے کرتے ہوئے رائے دی ہے کہ تغزل کے حوالے ہی سے خمریات کا موضوع ایک ایسا رسیلا اور سلونا احساس ہے کہ جو بیان کا محتاج نہیں تاہم ہر صاحبِ ذوق کے ذہن میں خوشبو کی طرح محفوظ ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ خمریات کے سلسلے میں عمر خیام کے بعد جو بڑا نام سامنے آتا ہے وہ سیّد عبدالحمید عدم کا ہے (۲۷)۔ مثلاً:

جام جو آتا ہے آنے دے ادھر
انقطاعِ فضلِ ربّانی نہ کر (۲۸)

☆

وہ چشم ِ مست کتنی خبردار تھی عدم
خود ہوش میں رہی ، ہمیں بدنام کر دیا (۲۹)

جمیل ملک کا خیال ہے کہ:

''عدم بھی غالب کی طرح مشاہدۂ حق یا مشاہدۂ زندگی کو بادہ وساغر کی ہمہ رنگی میں ڈوب کر پیش کرنا چاہتا ہے کہ اس کے ایک ایک شعر سے ابھرنے والی تصویریں چلتی پھرتی ، رقصاں وغزل خواں ، متحرک ورواں دواں ، زندگی کی تمام رعنائیوں اور جولانیوں کے ساتھ دکھائی دیتی ہیں۔'' (۳۰)

مختار ہے تو ، پرکار ہے تو ، جوبن کی چلتی دھار ہے تو
خود بہکی بہکی باتیں کر اور مجھ کو شرابی کہتا جا (۳۱)

☆

مجھے تو خیر تمنا تھی زہر نوشی کی
تمھیں بھی ایک دھڑکتا ہوا شباب ملا (۳۲)

☆

جھٹکے جو اس نے بال نہا کر ہواؤں میں
عالم تمام سلکِ گہر بار ہو گیا (۳۳)

ڈاکٹر ثمینہ محبوب کے الفاظ میں عدم کی شاعری میں لفظی موسیقی اور اسلوب کی شگفتہ بیانی کا دریا ٹھاٹھیں مارتا ہوا معلوم ہوتا ہے (۳۴)۔ چند مزید مثالیں دیکھیے:

مسکرا کر بات کرتے جائیے
ردِ تکلیفات کرتے جائیے (۳۵)

ڈاکٹر ثمینہ محبوب کے بقول عدم کی تراکیب بڑی شگفتہ اور دلآویز ہیں ان میں فکر وفن کا شعور اور گہرائی موجود ہے (۳۶)۔ اس کی مثال کے لیے دو شعر ملاحظہ ہوں:

زہد و تقویٰ کے چلن اتنے دل آزار رہے
عمر بھر ہم اسی تکلیف سے مے خوار رہے (۳۷)

☆

ہمیں تو خوئے شرافت ہی زیب دیتی ہے
فقیہہِ شہر کو سودائے اشتعال رہے (۳۸)

زہدوتقویٰ، میخوار، خوئے شرافت، فقیہہِ شہراور سودائے اشتعال کی تراکیب ڈاکٹر ثمینہ کے اس تجزیے پر دال ہیں۔اگر عدم کی پیشہ وارانہ اور سماجی زندگی کی بات کی جائے تو عدم دو الگ الگ دنیاوں کا باشندہ نظر آتا ہے اپنے دفتر میں وہ ملٹری اکاونٹس کا ایسا افسر تھا جو اپنے کام کا ایسا ماہر تھا کہ اپنی میز پر موجود کۓ دنوں سے اکٹھی ہو چکی فائلوں کو چند گھنٹوں میں مکمل کر سکتا تھا اور دفتر سے باہر وہ مشہور شاعر عبدالحمید عدم تھا جو بے تحاشا پی کر گھر کا راستہ تک بھول جاتا تھا۔عدم کی وفات سے چند دن قبل اسرار زیدی نے آخری انٹرویو کیا تو کثرتِ شراب نوشی کی وجہ سے عدم کی صحت کافی خراب ہو چکی تھی اور چڑچڑا پن مزاج پر حاوی ہو چکا تھا۔عدم کی پہلی اور تمام عمر ساتھ نبھانے والی بیوی کے انتقال (۳۹) نے عدم پر گہرا اثر ڈالا اور اس کی وفات کے بعد عدم خود کو سنبھال نہ پایا (۴۰)۔

مجموعی طور پر جائزہ لیا جائے تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ بیسویں صدی کے ابتدائی زمانے میں جب نظم مقبول ہو رہی تھی، غزل پر مشکل وقت تھا اور اُردو غزل اپنی بقا کی جنگ لڑ رہی تھی تو عبدالحمید عدم نے غزل کو زندہ رکھا اور درجنوں مقبول غزلیں اور مشہور اشعار تخلیق کیے۔شباب و شراب، اخلاص، معاشرتی رویے، جوازِ مے، ساقی، بہار، میکدہ درجنوں موضوعات پر قلم اُٹھایا اور بہت سے یادگار اشعار کا تحفہ اردو غزل کے چاہنے والوں کو دیا۔

حوالہ جات

۱۔ بشارت فروغ، وفیاتِ مشاہیرِ اردو (لکھنؤ: اتر پردیش اردو اکیڈمی، ۲۰۰۰ء)، ص ۴۳۰

۲۔ سلیم اختر، حضور عدم آیا ہے، مشمولہ: عدم شخصیت اور فن، (لاہور: شیخ غلام علی پبلشرز، ۱۹۸۲ء)، مرتبہ: اسرار زیدی، ص ۸۸۔۹۲

۳۔ خواجہ محمد زکریا، مقدمہ: کلیاتِ عدم، (لاہور: الحمد پبلی کیشنز، ۲۰۰۹ء)، ص ۶۵۔۶۸

۴۔ خواجہ زکریا کا مرتب کردہ کلیاتِ عدم ۲۰۰۹ء میں الحمد پبلی کیشنز لاہور سے شائع ہوا۔ ثمینہ محبوب کا مرتبہ کلیاتِ عدم ۲۰۱۱ء میں سنگِ میل پبلی کیشنز لاہور سے شائع ہوا۔

۵۔ عبدالحمید عدم، کلیاتِ عدم، (لاہور: الحمد پبلی کیشنز، ۲۰۰۹ء)، مرتبہ: خواجہ زکریا، ص ۲۸۹

۶۔ ایضاً، ص ۱۶۹

۷۔ ایضاً، ص ۱۰۹

۸۔ ایضاً، ص ۱۴۷

۹۔ ایضاً، ص ۹۰۲

۱۰۔ ایضاً، ص ۵۸۲

۱۱۔ ایضاً، ص ۸۹

۱۲۔ ایضاً

۱۳۔ ایضاً، ص ۱۳۲

۱۴۔ ایضاً، ص ۱۸۶

۱۵۔ ایضاً

۱۶۔ ایضاً، ص ۱۴۱

۱۷۔ ایضاً، ص ۱۱۱

۱۸۔ ایضاً

۱۹۔ ایضاً، ص ۱۰۶

۲۰۔ ایضاً،ص۲۶۷

۲۱۔ ایضاً،ص۱۵۲

۲۲۔ ایضاً،ص۲۸۲

۲۳۔ ثمینہ محبوب،سیّدعبد الحمید عدم: شخصیت و فن ،(لاہور:پولیمر پبلی کیشنز،۱۹۸۲ء)،ص۸۱

۲۴۔ کاظم جعفری،عبدالحمید عدؔم،وہ باتیں تری وہ فسانے ترے،مشمولہ: روز نامہ دنیـــــا (لاہور،۱۶/ اپریل،۲۰۱۴ء)

۲۵۔ کلیاتِ عدم،ص۷۷۹

۲۶۔ ایضاً،ص۳۳۰

۲۷۔ صادق قمر،سرورق: دستورِ وفا،(راول پنڈی:ماورا پبلشرز،۱۹۷۵ء)

۲۸۔ کلیاتِ عدم،ص۳۶۰

۲۹۔ ایضاً،ص۲۶۸

۳۰۔ جمیل ملک،عدم ہے کہ آئینہ دارِ ہستی ہے،مشمولہ:روز نامہ دنیا(لاہور،۱۶/اپریل،۲۰۱۴ء)

۳۱۔ کلیاتِ عدم،ص۲۲۱

۳۲۔ ایضاً،ص۵۰۲

۳۳۔ ایضاً،ص۲۹۹

۳۴۔ سیّدعبد الحمید عدم: شخصیت و فن،ص۱۰۲

۳۵۔ کلیاتِ عدم،ص۱۶۲۱

۳۶۔ ایضاً

۳۷۔ سیّدعبد الحمید عدم: شخصیت و فن،ص۱۱۰

۳۸۔ کلیاتِ عدم،ص۱۶۲۲

۳۹۔ ص۱۶۲۳

۴۰۔ جنگِ عظیم کے دوران عدم کو مشرقِ وسطیٰ بھیجا گیا جہاں اس کی ڈیوٹی عراق میں بھی رہی ، بغداد کی ایک نوجوان بیوہ اور عدم ایک دوسرے کی محبت میں مبتلا ہوئے اور جنگ کے بعد ہندوستان واپسی پر عدم کی تعیناتی پونہ میں کی گئی تو عراقی بیوی ملیکہ اس کے ساتھ تھی،اس خاتون نے خود عدم کو شراب نوشی پر لگایا اور بعد میں عدم راتوں کو دیر سے اور نشے میں دھت ہو کر گھر واپس آتا تو اکثر ان کے جھگڑے رہا کرتے ۔

ملیکہ تقسیمِ ہند سے کچھ سال قبل طلاق لے کر واپس عراق چلی گئی تھی جبکہ سیدانی بیگم نے تا دمِ آخر عدؔم کا ساتھ نبھایا۔ برائے تفصیل:

سلیم اختر، حضور عدم آیا ہے، مشمولہ: عدم شخصیت اور فن

۴۱۔ اسرار زیدی، عدم کا آخری انٹرویو، مشمولہ: عدم شخصیت اور فن، (لاہور: شیخ غلام علی پبلشرز، ۱۹۸۲ء)، مرتبہ اسرار زیدی، ص۱۳۔۱۴